122

نوحہ

شکریہ خاکِ شفا شکریہ خاکِ شفا
بے کفن کا تو کفن ہے ، بے ردا کی ہے ردا

شہ رگِ قرآن سے جو خون مقتل میں بہا
جس لہو کی دھار نے توحید کو زندہ کیا
خون وہ شبیرؑ کا محفوظ تو نے کر لیا

جب سرِ مقتل تھی ہر اِک لاش محتاجِ کفن
تو نے ہی ڈھانپے تھے غربت میں شہیدوں کے بدن
یاد رکھا جائے گا تا حشر یہ احساں ترا

تیری عظمت ہے کہ تجھ پر آسماں قربان ہے
خود امامت کا ترے بارے میں یہ فرمان ہے
ہر مریضِ لادوا کے واسطے ہے تو دوا

خاک ہو کر نازشِ عرشِ معلیٰ بن گئی
تو نمازِ شاہؑ کی خاطر مصلیٰ بن گئی
زیرِ خنجر شاہِ دیں نے تجھ پہ ہی سجدہ کیا

122

شامِ غربت میں جو پھیلا جلتے خیموں کا دھواں
چہرے بالوں سے چھپا کر رن میں آئیں بی بیاں
چہرے بالوں نے ڈھکے، بالوں کو تو نے ڈھک لیا

چھن گئی چادر تو زینبؑ کے لئے چادر بنی
چھن گیا بستر تو تُو سجادؑ کا بستر بنی
تو سکینہؑ کے لئے تھی زخمی کانوں کی دوا

ہر عزادارِ حسینؑ کیوں نہ ہو تجھ پر فدا
ماتمِ زنجیر کے زخموں پہ تجھ کو جب مَلا
ایک پَل میں تو نے ہر اِک زخم میرا بھر دیا

کربلا اور شام کے ہر غم کی ہے تجھ کو خبر
شام تک تو نے کیا زینبؑ کے بالوں میں سفر
تو گواہی دے گی ہر اِک درد کی پیشِ خدا

تجھ کو رکھتے ہیں شفاعت کے لئے زیرِ کفن
قبر میں جس دَم اتارا جائے گا میرا بدن
ساتھ تجھ کو نورؔ اپنی قبر میں لے جائے گا